علمی افکار و تاثرات

بحث و تمحیص

حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہٗ کا ایک مکتوب

بنام مولانا رحمت اللہ فاضل حقانیہ

خلائی کارنامے اور اسلام

جناب عالی! ماہنامہ الحق مئی ۱۹۶۶ء میں جناب والا کا مختصر مگر جامع مضمون "روس اور امریکہ کے خلائی کارنامے اور اسلامی تعلیمات" کے عنوان سے دیکھ کر بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔ جدید تعلیم یافتہ اور سائنس سے متاثرہ اذہان کیلئے اکسیر اور اس طبقہ کیلئے جو خلائی کارناموں کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کے متعلق شکوک و شبہات رکھتا ہو، تسلی بخش جواب ہے۔

محترمی! جناب والا نے ستاروں کا معلق بین السماء والارض والی روایت بحوالہ علامہ آلوسیؒ ابن عباسؓ کیطرف منسوب کی ہے لیکن علامہ نسفیؒ مدارک التنزیل ج ۳ ص۱۵ میں آیت کل فی فلک یسبحون کے تحت لکھتے ہیں۔ عن ابن عباسؓ الفلک السماء والجمہور علی ان الفلک موجٌ مکفوف تحت السماء تجری فیہ الشمس والقمر والنجوم۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موج مکفوف والی تفسیر ابن عباسؓ کی نہیں ہے۔ نیز صاحب تفسیر مظہری ج ۶ ص۲۷۶ میں آیت بالا کے تحت مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں: وقال الآخرون الفلک موجٌ مکفوف دون السماء تجری فیہ الشمس والقمر والنجوم قلت والصحیح ان المراد بالفلک السماء۔ گویا بیہقی العصر حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پانی پتی بھی موج مکفوف والی توجیہہ کو صحیح نہیں مانتے۔ اس کے علاوہ شیخ عبدالرحمٰن اپنی تالیف کتاب قرۃ عیون الموحدین فی تحقیق دعوۃ الانبیاء والمرسلین میں رقم طراز ہیں ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح الآیۃ وفیہ اشارۃ الی ان النجوم فی السماء الدنیا کما روی ابن مردویہ عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اما السماء الدنیا فان اللہ خلقہا من دخان وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا وزینہا بمصابیح وجعلہا رجوما للشیاطین وحفظا من کل شیطان الرجیم۔ نیز اگر سماء الدنیا سے بھی موج مکفوف مراد لیا جائے تو معراج والی حدیث جسکو متعدد صحابہؓ نے روایت کیا ہے۔ اور جسکو امام بخاری نے اپنے صحیح جلد ۱ ص۴۵۵ میں یہ روایت مالک بن صعصعۃ ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔ فانطلقت